بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم　　نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُولِہِ الکَرِیم　　وَعَلٰی عَبدِہِ المَسِیحِ المَوعُود
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ
دفتر مجلس انصار اللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA
محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب)　Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

❖ جنگِ بدر کے حوالے سے آنحضرت ﷺ کی سیرت اور تاریخ کے واقعات کا ایمان افروز تذکرہ

❖ مشرق وسطیٰ میں جنگی حالات کے پیشِ نظر مکرر خصوصی دعاؤں کی تحریک

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 20؍اکتوبر 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج بھی بدر کے فوری بعد ہونے والے بعض واقعات کا ذکر آنحضرت ﷺ کی سیرت کے حوالے سے کروں گا۔

تاریخ میں آنحضرت ﷺ کے داماد ابو العاص کے قبول اسلام کا واقعہ درج ہے کہ آنحضرت ﷺ وسلم نے جمادی الاولیٰ چھ ہجری میں زید بن حارثہؓ کی کمان میں ستّر صحابہ کے ساتھ ایک سریہ عِیص مقام کی طرف روانہ فرمایا۔ عِیص مدینہ سے چار دنوں کی مسافت پر ہے۔ یہ دنوں کی مسافت کا جب ذکر ہوتا ہے تو تاریخ دان یہ کہتے ہیں ایک دن کی مسافت بارہ میل ہوتی ہے۔ اس طرح یہ مقام اڑتالیس میل کے فاصلے پر واقع تھا۔ اس سریہ کی کچھ تفصیل یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ خبر ملی تھی کہ شام کی طرف سے قریش مکہ کا ایک قافلہ آرہا ہے اور اس قافلے کے تجارتی سامان کا مقصد مسلمانوں پر حملہ اور جنگ کا تھا۔ بہرحال انہوں نے اس کو روک لیا، ساز و سامان قبضہ میں لے لیا اور بعض قیدی بھی پکڑے جن میں ابو العاصؓ بھی شامل تھے۔

سیرت خاتم النبیینؐ میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے لکھا ہے کہ سریہ عِیص کے قیدیوں میں آنحضرت ﷺ کے داماد ابو العاص بھی تھے جو حضرت خدیجہؓ مرحومہ کے قریبی رشتے داروں میں سے تھے اور ابھی شرک پر قائم تھے۔ ابو العاص نے کسی طرح حضرت زینبؓ کو اپنے قید ہونے کی اطلاع بھجوا دی۔ جب آنحضرت ﷺ اور آپؐ کے صحابہ صبح کی نماز میں مصروف تھے تو حضرت زینبؓ نے بلند آواز سے پکار کر کہا کہ اے مسلمانو! میں نے ابو العاص کو پناہ دی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے نماز سے فارغ ہو کر صحابہ کو فرمایا کہ جو زینبؓ نے کہا آپ لوگوں نے سن لیا ہو گا۔ واللہ مجھے اس کا علم نہیں تھا۔ مومنوں کی جماعت میں سے کوئی کسی کافر کو پناہ دے تو اُس کا احترام لازم ہے۔ پھر آپؐ نے زینبؓ کو فرمایا کہ جسے تم نے پناہ دی ہے

اُسے ہم بھی پناہ دیتے ہیں اور ابو العاص کا مال اُسے واپس لَوٹا دیا اور زینبؓ کو ابو العاص کی خاطر تواضع کرنے کا فرمایا اور اُس سے خلوت میں ملنے سے منع فرمایا۔ چند دن بعد ابو العاص نے مکہ واپس جاکر اپنے کاروبار کے لین دین سے فراغت حاصل کی اور واپس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ کر مسلمان ہو گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینبؓ کو بغیر کسی جدید نکاح کے اُن کی طرف لَوٹا دیا۔

اس سے یہ فتویٰ بھی مل گیا کہ اگر کوئی عورت اپنے خاوند کے کفر کی وجہ سے علیحدہ ہوتی ہے تو خاوند کے ایمان لانے پر دوبارہ نکاح کی ضرورت نہیں ہوتی۔ حضرت زینبؓ اپنے خاوند کے قبول اسلام کے بعد زیادہ دیر تک زندہ نہیں رہیں اور آٹھ ہجری میں اُن کا انتقال ہو گیا۔ حضرت ام ایمنؓ، حضرت سودہؓ، حضرت ام سلمہؓ اور حضرت ام عطیہؓ نے آنحضرت ﷺ کی ہدایات کے مطابق اُنہیں غسل دیا جبکہ آنحضرت ﷺ نے نماز جنازہ پڑھائی اور خود قبر میں اُتر کر اُنہیں سپر دخاک کیا۔ حضرت ابو العاصؓ بھی اس کے بعد زیادہ دیر زندہ نہ رہے اور بارہ ہجری میں وفات پائی۔

غزوہ سویق دو ہجری ذوالحجہ میں ہوا جس کا سبب یہ ہے کہ جب مشرکین شکست خوردہ اور غمناک مکہ کی طرف واپس آئے تو ابو سفیان نے خود پر تیل لگانا حرام کر دیا اور نذر مانی کہ وہ غسل نہیں کرے گا یہاں تک کہ وہ رسول اللہ ﷺ اور آپؐ کے صحابہ سے بدر کا انتقام لے لے۔ ایک روایت کے مطابق ابو سفیان دو سو سواروں کے ساتھ جبکہ دوسری روایت کے مطابق چالیس سواروں کو لے کر اپنی قسم کو پورا کرنے کے لیے نکلا اور مدینے کے قریب پہنچ کر امداد حاصل کرنے قبیلہ بنو نضیر کے حیی بن اخطب کے پاس گیا جس نے انکار کر دیا پھر وہ سلام بن مشکم کے پاس گیا جس نے مسلمانوں کی راز کی باتیں بتائیں اور رسول اللہ ﷺ کے روزانہ کا معمول بتایا۔ ابو سفیان نے قریش کے چند لوگوں کو مدینے سے تین میل کے فاصلے پر ایک نخلستان وادی عریض میں بھیجا جہاں انہوں نے کھجوروں کے جُھنڈ جلا دیے اور ایک مسلمان انصاری کو قتل کر دیا۔ ابو سفیان نے اس کامیابی کو اپنی قسم کا پورا ہونا سمجھا اور اپنا لشکر لے کر مکہ کی طرف روانہ ہو گیا۔ جب رسول اللہ ﷺ کو اس کا علم ہوا تو دو سو صحابہؓ کے ساتھ اُس کے تعاقب میں نکلے اور قرقرۃ الکدر پہنچ گئے۔ ابو سفیان اور اُس کا لشکر بھاگتے ہوئے ستو کے تھیلے پھینکتے جا رہے تھے اور مسلمان وہ اُٹھاتے جا رہے تھے اس لیے اس غزوہ کا نام غزوہ سویق یعنی ستوؤں والا غزوہ پڑ گیا۔ ابو سفیان اور اُس کا لشکر بھاگ گیا۔ رسول اللہ ﷺ مدینے واپس آ گئے اور صحابہؓ کے پوچھنے پر فرمایا کہ یہ غزوہ ہی ہے۔

سیرت خاتم النبیینؐ میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے پہلی عید الاضحی کے بارے میں لکھا ہے کہ اسی سال ماہ ذی الحجہ میں دوسری اسلامی عید یعنی عید الاضحی مشروع ہوئی جو ماہ ذوالحجہ کی دسویں تاریخ

کو تمام اسلامی دنیا میں منائی جاتی ہے۔ اس عید میں ہر ذی استطاعت مسلمان کے لیے واجب ہے کہ کوئی جانور قربان کرکے اس کا گوشت اپنے عزیز و اقارب، دوستوں، ہمسایوں اور دوسرے لوگوں میں تقسیم کرے اور خود بھی کھائے۔ چنانچہ عید الاضحی کے دن اور اس کے بعد دو دن تک اسلامی دنیا میں لاکھوں کروڑوں جانور فی سبیل اللہ قربان کیے جاتے ہیں اور حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسماعیلؑ اور حضرت ہاجرہؑ کی عظیم الشان قربانی کی یاد زندہ رکھی جاتی ہے اور جس کی بہترین مثال آنحضرت ﷺ کی زندگی تھی۔ ہر ایک مسلمان کو ہوشیار کیا جاتا ہے کہ وہ بھی اپنے آقا و مالک کی راہ میں اپنی جان اور مال اور اپنی ہر ایک چیز قربان کر دینے کے واسطے تیار ہے۔ یہ عید بھی عید الفطر کی طرح ایک عظیم الشان اسلامی عبادت حج کی تکمیل پر منائی جاتی ہے۔

حضرت فاطمہؓ کا نکاح بھی دو ہجری میں ہوا۔ حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ دونوں نے حضرت فاطمہؓ سے شادی کی درخواست کی لیکن رسول کریم ﷺ خاموش رہے اور کوئی جواب نہ دیا۔ حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ میں آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپؐ حضرت فاطمہؓ کی شادی مجھ سے کریں گے؟ آپؐ نے فرمایا کیا تمہارے پاس مہر کے لیے کچھ ہے؟ میں نے عرض کیا کہ میرے پاس گھوڑا اور زرہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ گھوڑا ضروری ہے البتہ زرہ کو بیچ دو۔ چنانچہ میں نے ۴۸۰/ درہم میں اپنی زرہ کو بیچ کر مہر کی رقم کا انتظام کیا۔ آپؐ نے اس رقم میں سے مٹھی بھر بلالؓ کو دیتے ہوئے فرمایا کہ اس سے کچھ خوشبو خرید لاؤ اور کچھ لوگوں کو ارشاد فرمایا کہ حضرت فاطمہؓ کا جہیز تیار کرو۔ چنانچہ حضرت فاطمہؓ کے لیے ایک چارپائی، چمڑے کا ایک تکیہ جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی تیار کیا گیا۔

ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے حضرت علیؓ سے یہ رشتہ کرتے ہوئے فرمایا کہ میرے ربّ نے مجھے ایسا کرنے کا حکم فرمایا۔ رخصتانہ کے بعد آنحضرت ﷺ نے ایک برتن میں پانی میں وضو کیا پھر وہ پانی حضرت فاطمہؓ اور حضرت علیؓ پر یہ الفاظ فرماتے ہوئے چھڑکا کہ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ فِیْھِمَا وَبَارِكْ عَلَیْھِمَا وَبَارِكْ لَھُمَا نَسْلَھُمَا یعنی اے میرے اللہ! تو ان دونوں کے باہمی تعلقات میں برکت دے اور ان کے ان تعلقات میں برکت دے جو دوسرے لوگوں کے ساتھ قائم ہوں اور ان کی نسل میں برکت دے۔ یہ دعا شادی کرنے والے جوڑوں کے لیے اُن کے ماں باپ کو بھی کرنی چاہیے۔ آج کل دنیا کی ہوا و ہوس کی وجہ سے شادی کے بعد لڑکے اور لڑکی کے درمیان مسائل پیدا ہو جاتے ہیں جن میں اضافہ بھی ہو رہا ہے۔ اگر دین کو مقدم رکھا جائے اور اس طرح دعا کی جائے اور والدین بھی اپنا کردار اس طرح ادا کریں تو رشتے قائم رہ سکتے ہیں۔

شادی کے بعد ایک مخلص صحابی حضرت حارثہ بن نعمان انصاریؓ نے باصرار اپنا ایک مکان خالی کروا کے حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ کی رہائش کے لیے پیش کر دیا تھا۔ حضرت فاطمہؓ نے نبی کریم ﷺ سے چکی

چلانے کی وجہ سے ہاتھ میں تکلیف کا اظہار کر کے کسی خادم کے انتظام کا کہا تو آپؐ نے حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ کو فرمایا کہ جب تم اپنے بستر پر لیٹو تو چونتیس مرتبہ اللہ اکبر کہو، تینتیس دفعہ سبحان اللہ کہو اور تینتیس دفعہ الحمدللہ کہو۔ یہ تم دونوں کے لیے خادم سے بہتر ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے خادم کا مہیا کرنا مشکل نہ تھا لیکن ممکن تھا کہ لوگ کچھ کا کچھ نتیجہ نکالتے اور بادشاہ ان اموال کو اپنے لیے جائز سمجھ لیتے۔ پس احتیاط کے طور پر آپؐ نے اپنے پاس بغرض تقسیم آنے والے غلام اور لونڈیوں میں سے کچھ نہ دیا۔

حضور انور نے فرمایا باقی ان شاء اللہ آئندہ بیان ہو گا،اس وقت میں دوبارہ دنیا کے حالات کے حوالے سے دعا کے لئے بھی کہنا چاہتا ہوں۔ اب تو مغربی دنیا بلکہ امریکہ کے بھی بعض لکھنے والوں نے یہ اخباروں میں لکھا ہے کہ بدلے کی بھی کوئی انتہا ہونی چاہئے اور امریکہ اور مغربی ممالک کو حماس اور اسرائیل کی جنگ میں اپنا کردار ادا کرنا چاہئے اور صلح اور جنگ بندی کی کوشش کرنی چاہئے لیکن لگتا ہے لکھنے والے یہ بھی لکھتے ہیں کہ لگتا ہے یہ لوگ جنگ بند کروانے کی بجائے بھڑکانے پر تلے ہوئے ہیں۔ اسی طرح امریکہ کی کل خبر تھی کہ وزارت خارجہ کے ایک بڑے افسر نے اس بات پر استعفیٰ دے دیا کہ اب انتہا ہو چکی ہے۔ فلسطینی معصوموں پر بہت زیادہ ظلم ہو رہا ہے اور اس کا خیال رکھنا چاہئے بڑی طاقتوں کو۔ تو ان لوگوں میں بھی شرفاء موجود ہیں۔ اسی طرح بعض دفعہ میڈیا پہ آتا ہے بعض یہودی ربائی بھی ان کے حق میں اور ظلم کے خلاف بول رہے ہیں۔ روس کے وزیر خارجہ نے بھی بیان دیا ہے کہ اگر اسی طرح یہ ممالک اپنا رویہ رکھے رہے تو یہ جنگ پورے خطہ میں پھیل جائے گی بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ دنیا میں پھیل جائے گی۔ پس ہوش کے ناخن ان لوگوں کو لینے چاہئیں اسی طرح مسلمان ممالک کو جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا تھا ایک ہو کر اور ایک آواز ہو کر بولنا چاہئے۔ اگر دنیا کے ترپن چون ممالک کہے جاتے ہیں مسلمان ہیں ایک آواز میں بولیں تو یہ بڑی طاقت ہو گی اور اس کا اثر بھی ہو گا پھر ورنہ اکا دکا آوازیں جو ہیں کوئی اثر نہیں رکھتیں اور یہی ایک طریقہ ہے دنیا میں امن قائم کرنے کا اور اس جنگ کے خاتمے کا۔ پس مسلمان ممالک کو دنیا کو تباہی سے بچانے کے لئے اپنا کردار ادا کرنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ان کو توفیق بھی دے اس کی۔ لیکن بہر حال ہمیں دعاؤں پر زور دینا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ اس جنگ کا بھی خاتمہ کرے اور معصوم مظلوم فلسطینیوں کی حفاظت فرمائے مزید ان پر ظلم نہ ہوں اور ظلم کو دنیا سے ختم کرے جہاں بھی ہے ظلم۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دعاؤں کی توفیق دے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔